ISSN PRINT: 2789-8776
ISSN ONLINE: 2789-8784

ZAUQ-E-TAHQEEQ
www.Zauq-e-Tahqeeq.com
editor@zauq-e-tahqeeq.com

ISSN PRINT: 2789-8776
ISSN ONLINE:2789-8784
Volume.6,Issue No.2(2024)
(April to June)

نصیر گیلانی کی صوفیانہ شاعری: ایک بحث

Naseer Gilani's Mystical Poetry: A Debate

محمد آصف عطا

ایم۔فل اُردو اسکالر، انسٹی ٹیوٹ آف سدرن پنجاب، ملتان

غزالہ بیگم

ایم۔فل اُردو اسکالر، فاطمہ جناح ویمن یونیورسٹی، راولپنڈی

Muhammad Asif Ata
M.Phil, Urdu Scholar, Institute of Southern Punjab, Multan.
asifhallians@gmail.com
Ghazala Begum
M.Phil, Urdu Scholar, Fatima Jinnah University, Rawalpindi.
gazujannatI@gmail.com

Abstract:
The abstract presents an overview of Naseer Uddin Gillani's Sufi poetry, highlighting his birth in Golra Sharif, Pakistan, and his significant contributions to Sufism. Gillani's poetry delves into themes of divine love, spiritual growth, and the challenges of the human condition, resonating with readers through its simplicity and vivid imagery. His works serve as a guide for spiritual seekers, emphasizing introspection and surrender to the divine will. Gillani's poetry continues to influence Pakistani culture and literature, inspiring countless individuals on their spiritual journeys and leaving a lasting legacy of profound insight and poetic brilliance.

Keywords: Naseer uddin Gillani, Sufi poetry, Golra Sharif, Surrender, divine will, Influence, Pakistani culture,literature

پاکستانی ادب کی دنیا میں ایسے پھول بھی کھلے ہیں جن کی خوشبو روحوں کو معطر اور دل کو پُر نور فضا مہیا کرتی ہے۔ ان میں ایک اہم اور معتبر نام سید نصیر الدین نصیر گیلانی کا بھی ہے۔ ایک صوفی گھرانے سے نسبت رکھتے ہوئے آپ ایک علم و عرفان کے بحر بیکراں تھے۔ ان کی مذہبی و صوفیانہ شاعری میں تصوف کے مختلف رنگ جھلکتے ہیں۔ آپ ۱۴ نومبر ۱۹۴۹ء کو گولڑہ شریف میں سلسلۂ قادریہ چشتیہ کے عظیم صوفی بزرگ حضرت پیر سید مہر علی شاہ کے گھر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد سید غلام معین الدین مشاق گیلانی جو کہ رشتے میں پیر سید مہر علی شاہ کے پڑپوتے تھے۔ آپ کا سلسلہ نسب ۲۷ واسطوں سے شیخ عبد القادر جیلانیؒ اور ۳۸ واسطوں سے حضرت امام حسنؓ سے ملتا ہے۔

آپ بیک وقت شاعر، ادیب، محقق، خطیب اور صوفی عالم تھے۔ آپ کو عربی، فارسی، اردو، ہندی، پنجابی، پوربی، سرائیکی اور دیگر مقامی زبانوں میں اشعار کہنے کی وجہ سے "شاعرِ ہفت زبان" کا لقب ملا۔ آپ نے شعری اصناف سخن کے میدان میں اپنے سکہ منوانے کے ساتھ ساتھ علم دینیہ میں بھی کمال حاصل کیا۔ اسی لیے علم و ادب اور تصوف کی وسعتوں میں گم ہو گئے۔ یہی وجہ ہے کہ ان

کا کلام حمد، نعت، منقبت، سلام اور غزل میں جدت، روانی، ترنم، تسلسل، حسنِ بیان کے ساتھ ساتھ صوفیانہ عناصر بخوبی نظر آتے ہیں۔ آپ فنِ موسیقی سے بھی گہری دلچسپی رکھتے تھے۔ قوال حضرات نہایت احتیاط سے آپ کی موجودگی میں اپنے فن کا مظاہرہ کرتے۔ آپ نے اپنی رشد و ہدایت کا ذریعہ اصنافِ سخن کے علاوہ نثری اصناف کے ذریعے بھی احسن طریقے سے سرانجام دیا۔ آپ ہمیشہ امن و محبت اور رواداری کا درس دیتے ہوئے اس جہانِ فانی سے ۱۳ فروری ۲۰۰۹ء کو کوچ کر گئے۔

پیر نصیر الدین نصیر گیلانی کی شاعری کا مطالعہ ایک روحانی سفر کی مانند ہے۔ ہر شعر دل کی گہرائیوں کو چیرتا ہوا روح تک پہنچ جاتا ہے۔ ان کا کلام نہ صرف صوفیانہ تجربے کی ترجمانی کرتا ہے بلکہ زندگی کے مختلف پہلوؤں پہ بھی روشنی ڈالتا ہے۔ آپ کے شائع ہونے والے شعری مجموعوں میں "آغوشِ حیرت (فارسی رباعیات، ۱۹۸۲ء)"، "پیمانِ شب (اردو غزلیات، ۱۹۸۳ء)، "دینِ ہمہ اوست (نعتیہ کلام، ۱۹۸۳ء)، "فیضِ نسبت (مناقب، ۱۹۸۳ء)، "رنگِ نظام (اردو رباعیات، ۱۹۹۸ء)، "عرشِ ناز (فارسی، عربی، پوربی، سرائیکی زبان میں شاعری)، "دستِ نظر (اردو غزلیات، ۲۰۰۰ء)، "تضمینات بر حضرت فاضل بریلوی (۲۰۰۵ء)" اور "الرباعیات المدحیہ فی حضرۃ القادریہ (رباعیات در شان حضرت عبد القادر جیلانیؒ، ۲۰۰۷ء) شامل ہیں۔

نصیر الدین نصیر گیلانی نے بچپن ہی سے رومی، جامی حافظ، سعدی اور دیگر عربی و فارسی کے عظیم شعرائے کرام و بزرگانِ دین کے کلام کی مشقِ سخن بہترین انداز سے کر لی اور اسی میدانِ عشق کو اپنا محور مانتے ہوئے اپنی صوفیانہ شاعری کو قلمبند کیا۔ آپ کی اردو شاعری نے صوفیانہ خیالات میں تقدس و لطافت بخشی جو آج بھی شرفِ قبولیت حاصل کر رہی ہے۔ آپ نے اپنی شاعری میں مذہب و تصوف کے موضوعات کو بڑی عمدگی کے سے پیش کیا ہے۔ درج ذیل اشعار ملاحظہ کیجئے:

"دونوں عالم میں ہے دن رات اجالا تیرا
چھب انوکھی ہے تری، حسن نرالا تیرا
غنچہ و گل میں ترے نقشِ کفِ پا کی جھلک
ہے بہارِ چمنستاں میں اجالا تیرا
مظہرِ نورِ ازل، مصدرِ انوارِ ابد
از ازل تا بہ ابد نورِ دوبالا تیرا" (۱)

آپ نے مختلف زبانوں اور مختلف اصنافِ شعر کو اپنے جذبات کے اظہار کے لیے استعمال کیا۔ آپ کا اسلوب سادہ اور انداز پُر تاثیر ہے جو قاری اور سامع کو اپنی گرفت میں لے لیتا ہے۔ آپ کے کئی اشعار زبان زد عام ہیں۔ لوگ انہیں مختلف مواقع پر اپنی روزمرہ زندگی میں استعمال کرتے ہیں۔ درج ذیل اشعار ملاحظہ کیجئے:

"مری زندگی کا تجھ سے یہ نظام چل رہا ہے
ترا آستاں سلامت، مرا کام چل رہا ہے
کڑی دھوپ کے سفر میں نہیں کچھ نصیرؔ کو غم
ترے سایۂ کرم میں یہ غلام چل رہا ہے" (۲)

صوفیانہ شاعری کی ایک طویل اور مضبوط روایت موجود ہے۔ صوفیانہ شاعری کا آغاز اردو زبان کے آغاز ہی کے ساتھ ہو گیا تھا اور زبان کے ساتھ ساتھ صوفیانہ شاعری کے ارتقاء کا سفر بھی آگے بڑھتا رہا۔ صوفیانہ شاعری کو آگے بڑھانے میں صوفیا کرام کا بہت

اہم کردار ادا کیا ہے۔ اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی پیر نصیر الدین نصیر گیلانی کی صوفیانہ شاعری بھی ہے جس سے اردو شاعری کی قدر و منزلت میں اضافہ ہوا ہے۔ حافظ عمر حیات لکھتے ہیں:

> "ان کے کلام میں حافظ شیرازی، سعدی شیرازی اور بیدل کا رنگ نمایاں ہے۔ علاوہ ازیں اردو کے عظیم شعراء جیسے میر، سودا، داغ اور اقبال کے اثرات بھی ان کے کلام میں پائے جاتے ہیں۔ بعض پنجابی صوفی شاعر جیسے وارث شاہ، بلھے شاہ اور پیر مہر علی شاہ کے اثرات بھی اپنی چھب دکھلاتے ہیں۔"(۳)

چونکہ آپ کا مطالعہ وسیع تھا اس لیے قدیم و جدید عربی، فارسی اور اردو ادب کا بہت باریک بینی کے ساتھ مطالعہ کیا۔ آپ شعر و ادب اور نقد ادب کے حوالے سے بھی ایک نابغہ روزگار کی حیثیت رکھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے علمائے ادب اور مشائخ دین نے بھی آپ کی بے پناہ علمی و ادبی صلاحیتوں کا برملا اعتراف کیا ہے۔ ایک صوفی گھرانے میں پیدا ہونے کا شرف حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ علم و ادب میں اپنے اسلاف کی تعلیمات کو اصنافِ شعر و اصنافِ نثر میں خوبصورت انداز کے ساتھ بیان کیا ہے۔ آپ کے تمام تر صوفیانہ کلام میں حدیث و قرآن کا معتبر حوالہ ملتا ہے۔ آپ نے اپنے کلام میں دلائل کے ساتھ گفتگو کی ہے جس کا اصل مقصد دورِ حاضر کا فتنہ و فساد، عقائد کی کمزوری کو اصلاحی انداز میں عوام الناس میں بدعقیدگی کی لہر کو جڑ سے اکھاڑا۔ یہی دینِ حق کا اصل مقصد اور معرفتِ الٰہی کا حصول رہا ہے۔

پیر نصیر الدین نصیر گیلانی کا کلام حمد، نعت، منقبت، سلام اور غزل کی ہیئت میں ایک منفرد انداز میں پڑھا اور سنا جاتا ہے۔ آپ کے کلام میں کیف و سرود و مستی کی روحانی فضا جھلکتی ہے اور حقیقی اسلامی تصوف کا رنگ جھلکتا ہے جو کہ اسلامی تعلیمات کے عین مطابق برابری، ادب، انس، رواداری، سچائی اور پاکیزگی ملتی ہے۔ آپ کے کلام میں ایک عنصر رجائیت کا ہے جو کہ شعری عمل، جستجو، کوشش، ذوق، شوق اور امید کے استعاروں سے مزین ہے۔ ان کی شاعری میں مصائب کا جواں مردی سے مقابلہ کرنے اور آگے بڑھنے کا حوصلہ ملتا ہے۔ پیر نصیر الدین نصیر گیلانی کے کلام میں بھی دیگر صوفی شعرا کی طرح حمد و ثنا بھی ملتی ہے۔ جیسا کہ اس کائنات میں ہر وقت، ہر جگہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا ہو رہی ہے اور یہ سلسلہ اربوں کروڑوں سالوں سے بھی زیادہ عرصہ سے جاری ہے اور ہمیشہ جاری و ساری رہے گا۔ اردو زبان میں بھی دنیا کی دیگر زبانوں کی طرح اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کا ایک لامتناہی سلسلہ ملتا ہے۔ اس حوالے سے یہ اقتباس ملاحظہ کیجیے:

> "اردو کے شعری سرمائے میں حمدیہ شاعری کو خاص مقام حاصل ہے۔ شعرائے اردو نے اپنی عقیدت و ایمان کے گلہائے معطر حمدیہ اشعار کی لڑیوں میں پرو کر باری تعالیٰ کے اوصافِ حمیدہ اور اسمائے حسنیٰ کے گیسوہائے معتبر سجائے ہیں۔ خدائے عزوجل کی تمجید و تمجید کے یہ نقش ہائے دل پذیر اور ثنا و توصیف کے یہ دریائے بے نظیر شعری پیکر میں ڈھل کر ادبی سرمائے میں اضافہ کرتے ہیں۔"(۴)

پیر نصیر الدین نصیر گیلانی نے اقبال کی پیروی میں کئی حمدیہ اشعار رقم کیے ہیں جس میں تربیت، پاکیزہ خیالات، سماجی موضوعات کثرت سے ملتے ہیں۔ آپ کی حمدیہ شاعری میں تمام رجحانات کے ساتھ ساتھ کلاسیکی روایت بھی پوری آب و تاب سے چمکتی دکھائی دیتی ہے۔ آپ کی حمدیہ شاعری میں ایک طرف تو حسن و عقیدت اور ایمان و یقین کے علاوہ گلہائے معطر ہے جس کی خوشبوئے

کیف زا سے گلشن معرفت مہکنے لگتا ہے جبکہ دوسری طرف فصاحت، بلاغت، دلا آویز اندازِ بیان، بندش کی چستی، زبان کی صفائی اور متانت و سنجیدگی نظر آتی ہے۔ ''دستِ نظر'' سے نمونہ کلام ملاحظہ کیجئے:

''اسی باعث قلم سے وصف کرتے ہیں رقم تیرا
نہایت پُرخطا ہیں نام لیں کس منہ سے ہم تیرا
الہ العالمیں تو ہے، بشر تیرے، ملک تیرے
زمیں تیری، فلک تیرا، عرب تیرا، عجم تیرا'' (۵)

پیر نصیر الدین نصیر گیلانی کو نعتیہ شاعری میں بھی کمال دسترس حاصل تھی۔ آپ کا تعلق ایک خانقاہ سے ہوتے ہوئے بھی آپ نے نسبت و وراثت پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اپنی سعی مسلسل اور عمل پیہم سے عالمِ دین، بلند پایہ مفکر، شعلہ بیاں خطیب، خوش الحان قاری اور قادر اکلام شاعر کے منصب تک جا پہنچے۔ آپ کی نعت گوئی کے حوالے سے پروفیسر محمد اسحاق قریشی لکھتے ہیں:

''پیر نصیر الدین کے ہاں نعت کو مرکزی حیثیت حاصل تھی۔ نعت گوئی میں ایک شاعر کو حد درجہ احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ نعت صرف قافیہ پیمائی نہیں بلکہ سراسر جذبوں کے تقدس اور خیالات کی پاکیزگی کا نام ہے۔ نعت میں آدابِ شرعیہ کو ملحوظ رکھنا از حد ضروری ہے۔ نعت اس چیز کا نام نہیں کہ محبوب کی سراپا نگاری میں الفاظ کو شاعری کا نام دیا جائے۔ ممدوح نگار کے سامنے دل کی گہرائیوں میں جلوہ فرما ہوتا ہے۔ نعت کا موضوع محض خصائل و شمائل کا مطالعہ نہیں بلکہ محبوب کو دل کے ایوانوں میں بسا لینے کا نام ہے۔ نعت ممدوح کی تصویر کشی نہیں بلکہ اپنے اندر موجود ممدوح کا عکس ہے۔''(۶)

پیر نصیر الدین نصیر گیلانی نے بے حد مقدس و پاکیزہ انداز میں اپنی نعتوں میں حضور ﷺ پر درود و سلام بھیجا ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ پر درود و سلام بھیجنے کی ہدایت کی ہے۔ شعراء نعت گوئی میں خصوصی طور پر حضور ﷺ پر درود و سلام بھیجتے رہے ہیں۔ پیر نصیر الدین نصیر کے ہاں بھی نعتیہ کلام میں صلوۃ و سلام تمام تر عقیدوں اور احترام کے ساتھ موجود ہے۔ نعتیہ نمونہ کلام ملاحظہ کیجیے:

''عمر بھر غم جو امت کے کھاتا رہا
ایسے غم خوارِ امت پہ لاکھوں سلام
جس کو پا کر حلیمہ غنی ہو گئی
آمنہؓ تیری دولت پہ لاکھوں سلام'' (۷)

حافظ عمر حیات، پیر نصیر الدین نصیر کی نعتیہ شاعری کے حوالے سے لکھتے ہیں:

''سید نصیر الدین نصیر بنیادی طور پر حمد و نعت کے شاعر ہیں۔ ان کی حمدیہ و نعتیہ شاعری رباعی، مخمس، مسدس، قطع، مثنوی، ترجیع بند اور ماہیا کی ہیئتوں میں موجود ہے لیکن ان کا بیشتر حمدیہ و نعتیہ کلام غزل کی ہیئت میں ہے۔''(۸)

پیر نصیر الدین نصیر گیلانی کے شعری مجموعوں "پیمانِ شب" اور "دستِ نظر" میں حمدیہ و نعتیہ شاعری کے بہترین اشعار ملتے ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ سے سچی عقیدت اور حضور ﷺ کے عشقِ حقیقی کی یاد میں ہر وقت مگن رہتے تھے۔ انتہائی مصروف زیست کے باوجود آپ اپنی پوری زندگی میں عرفانیتِ خداوندی اور عشقِ رسول ﷺ کو بروئے کار لائے ہیں۔ پیر نصیر الدین نصیر گیلانی نے اپنی شاعری میں صحابہ، صحابیات، اہلِ بیت اطہار، اولیائے کاملین اور بزرگانِ دین کے اوصاف بھی منقبت کی صورت میں بہترین اندازِ تحریر میں بیان کیے۔ آپ کا مطالعہ وسیع تھا۔ اسی وسعتِ مطالعہ کی جہت نے آپ کی شعر گوئی کو تحریک دی۔ آپ نے اساتذہ کی زمین میں بھی کلام تخلیق کیا۔ آپ کی منقبت نگاری کے محاسن پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے محمد قاسم گیلانی رقمطراز ہیں:

> "ان کی منقبت نگاری کی نمایاں ترین خوبی وہ احساسِ توازن اور شعورِ احتیاط ہے جو دامن توجہ کھینچتی ہے۔ ان کی مناقب پاکیزگی، ادب، شائستگی، نفاست اور سنجیدگی کے جواہر سے مالامال ہیں۔"(۹)

پیر نصیر الدین نصیر نے اسلامی تاریخ کی عظیم ہستیوں کو اپنے مناقب میں خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ بالترتیب عقیدہ اسلام کی پیروی کے ساتھ ساتھ اسلاف کی صوفیانہ روش کو برقرار رکھا۔ آپ نے مناقب سیدنا حضرت عبد المطلبؓ، سیدنا حضرت عبد اللہ بن عبد المطلبؓ سے لے کر خلفائے راشدین، پھر خلفائے راشدین سے لے کر شہدائے کربلا، پھر شہدائے کربلا سے لے کر حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ، پھر حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ سے لے کر تمام صوفیا کرام جن میں مختلف سلاسل اولیا خاص طور پر چشتی، قادری، سہروردی اور نقشبندی قابلِ ذکر ہیں۔ منقبت نگاری کا نمونہ ملاحظہ کیجیے:

"زینتِ کعبہ بنے انوارِ عبد المطلب
کس قدر اجلا رہا کردارِ عبد المطلب
کیوں نہ چومے با ادب ہوکر فرشتوں کی نظر
قابلِ تعظیم ہے دستارِ عبد المطلب"(۱۰)

ایک اور جگہ آپ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی شان میں یوں بیان فرمایا:

"رسول پاکؐ پہ دل سے نثار تھا صدیقؓ
خلوص جس کا مسلم وہ رہنما صدیقؓ
شرف ہزار تھا اسے رفاقت کا
غلام بن کے رہا پھر بھی آپ کا صدیقؓ"(۱۱)

مناقبِ نصیر کا مجموعی طور پر جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے آپ کا کلام علم بیان کی چاشنی لیے ہوئے ہے۔ تشبیہات، استعارات، کنایہ اور مجازِ مرسل کے استعمال نے اشعار میں فنی محاسن کو خوب نمایاں کیا ہے۔ اگر آپ کے مناقب کو علمِ بدیع کے لحاظ سے دیکھا جائے تو حسنِ بیاں اور جھلکتا نظر آتا ہے۔ آپ کی منقبت نگاری کا اصل مقصد اصلاحی رنگ ہے جو امت مسلمہ کو جوڑنے کی احسن کوشش ہے۔ دورِ حاضر میں ہمیں نصیر الدین نصیر جیسی فکر کی ضرورت ہے تاکہ ہمارا معاشرہ اپنے اسلاف کی راہ پر گامزن ہو سکے۔

یوں تو اردو غزل میں شروع ہی سے کئی عناصر مشترک چلے آرہے ہیں۔ وحدت الوجود، وحدت الشہود، قلبی واردات، عشق و مستی، راز و نیاز، ہجر و وصال وغیرہ۔ آپ نے اپنی غزلوں میں ان تمام عناصر کے علاوہ بھی صوفیانہ رنگ کو مزید نکھار بخشا۔ آپ کے تمام غزلیہ کلام میں معرفتِ الٰہی اور احکامِ خداوندی کی بجاآوری خوب ملتی ہے۔ پیر نصیر الدین نصیر کی غزل کو اس پس منظر میں دیکھا جائے تو دگاہ کا نمائندہ و مترجم ہونے کی حیثیت سے آپ کی شاعری کا مرکز و محور تصوف و طریقت ہی نظر آتا ہے۔ انسان کی دنیاوی زندگی کا اصل مشن معرفِ الٰہی کو قرار دیتے ہوئے نصیر گیلانی سمجھتے ہیں کہ جب انسان اپنی آزادی کو چھوڑ دیتا ہے تو اس کی منشا کے آگے سر تسلیم خم کر دیتا ہے تو اسے قلبی اطمینان و سکون حاصل ہوتے ہیں۔ یہی سکونِ قلب دراصل ایک حقیقی عاشق کی زندگی کا متاعِ زندگی ہوتے ہیں۔ اسی بات کا اظہار نصیر الدین نصیر اپنے شعری میں یوں کرتے ہیں:

"واصل حق مظہر بن جاتا ہے ذاتِ حق کا
جب قطرہ دریا میں پہنچے دریا لگتا ہے"(۱۲)

پیر نصیر الدین نصیر کی غزل میں صوفیانہ عناصر نہایت خوبصورت انداز میں استعمال ہوئے ہیں جن کا اسلوب منفرد رہا۔ اس اسلوب کے بارے میں احمد ندیم قاسمی لکھتے ہیں:

"سید نصیر اس لحاظ سے بھی دادِ ستائش کے مستحق ہیں کہ فارسی شاعر ہونے کے باوجود انہوں نے فارسی پر اپنی دسترس کو اپنی اردو غزلوں کے شاید کسی شعر پر مسلط ہونے دیا ہو جب کہ ابتدا میں مرزا غالب اس کی کمزوری کی زد میں آگئے تھے۔ اس لیے ان غزلوں کی سلاست اور ساتھ ہی بلاغت میرے نزدیک حیرت انگیز بھی ہے اور مسرت بخش بھی۔"(۱۳)

آپ اپنی غزلوں میں وصال سے زیادہ ہجر کے خواہاں نظر آتے ہیں۔ یہ ایک صوفیانہ روش ہے جس میں جزو کل سے الگ رہ کر ہی کل کی طلب میں مگن رہتا ہے اور جزو کی ساری جستجو اور ریاضت کل سے اسی جدائی کے سبب ہے۔ آپ کے ہاں ہجر و وصال کی کیفیتوں کا بیانیہ ملتا ہے۔ ایک طرف آپ حسن کی ثناخوانی کرتے ہیں دوسری طرف حسن سے دور تڑپتے بھی نظر آتے ہیں۔ آپ کی اردو غزلیں مجموعہ کلام "پیمانِ شب" اور "دستِ نظر" میں ملتی ہیں۔ نمونہ کلام ملاحظہ کیجئے:

"مری زندگی تو فراق ہے، وہ ازل سے دل میں مکیں سہی
وہ نگاہِ شوق سے دور ہیں، رگِ جاں سے لاکھ قریں سہی
اسے دیکھنے کی جو لو لگی تو نصیرؔ دیکھ ہی لیں گے ہم
وہ ہزار آنکھ سے دور ہو، وہ ہزار پردہ نشیں سہی" (۱۴)

پیر نصیر الدین نصیر کی غزل میں ہمیں شاعری کا ایک حقیقی رنگ نظر آتا ہے ان کے ہاں مصنوعی پن نام کو نہیں وہ اس دنیا کے ظاہر و باطن کا پوری باریک بینی سے مشاہدہ کرتے ہیں اور اپنے تجربات کا نچوڑ اشعار کی شکل میں پیش کرتے ہیں۔ خدا پر کامل یقین رکھتے ہیں اور کسی بھی حالت میں مایوس نہیں ہوتے زبان و بیان پر مکمل عبور رکھتے ہیں اور اپنے خیالات کا بھرپور اظہار کرنے پر قدرت رکھتے ہیں۔ آپکی شاعری ان تمام فنی و فکری آہنگ سے بھرپور ہے جس کسی شاعر کو ایک آفاقی شاعر کے مرتبہ پر فائض کرنے میں فیصلہ کن کردار ادا کرتی ہیں۔ معاشرے کے ہر پہلو اور زندگی کے فلسفہ پر نہایت غور و فکر کرتے ہیں جس سے ان کی شخصیت میں فقیرانہ صفات بدرجہ اتم موجود ہیں جو آپ کی اعلیٰ ادبی، مذہبی، سیاسی اور اخلاقی بصیرت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

پیر نصیر الدین نصیر کی صوفیانہ شاعری میں عشقِ الٰہی، عشقِ رسول ﷺ، انسانی ہمدردی، خود شناسی کی جستجو اور روحانی پرچھائیوں سے عبارت ہے۔ ان کے اشعار نہ صرف فنی ولسانی خوبصورتی رکھتے ہیں بلکہ ان میں ایک ایسا سوزِ دروں موجزن ہے جو قاری کو دل کی گہرائیوں تک جھنجوڑ کر رکھ دیتا ہے۔ حمد، نعت، مناقب، غزلیات، سلام، رباعیات، مثنویات کے مختلف اصناف میں طبع آزمائی کرنے والے پیر نصیر الدین نصیر گیلانی کی شاعری میں تصوف کی اصطلاحات اور صوفیا کرام کے افکار و نظریات کی ترجمانی بڑی خوبی سے کی گئی ہے۔ ان کے کلام میں حضرت رومی، حضرت شاہ شمس تبریزی جیسے بزرگوں کا فیض بخوبی محسوس کیا جا سکتا ہے۔ آپ کی صوفیانہ شاعری کی فنی خوبیوں میں سوز و گداز، سادگی، سلاست، حسن، موسیقیت وغیرہ شامل ہیں۔ آپ کی صوفیانہ شاعری اردو ادب میں اہم اور منفرد مقام و مرتبہ کی حامل ہے۔

اردو زبان و ادب کی ترقی دربار، بازار اور خانقاہی نظام سے جڑی ہوئی ہے۔ صوفیائے کرام نے اپنی قلبی واردات اور عشق و مستی کا اظہار شعری لحاظ سے اس زبان میں کیا ہے۔ پیر نصیر الدین نصیر فن موسیقی سے بھی گہری دلچسپی رکھتے تھے اور صوفیا کے علوم و رموز کے ساتھ ساتھ آشنائے فن بھی تھے۔ آپ اسرارِ رموزِ تصوف سے بھی خوب آگاہی رکھتے تھے۔ آپ تصوف کے فلسفوں کی گہرائی اور معرفت کے راستوں کے پیچ و خم سے واقف تھے۔ آپ نے تصوف کے قدیم و جدید تصورات و نظریات میں ہم آہنگی پیدا کر کے عقائد کے باب میں بہت زیادہ وسعتیں پیدا کیں۔ آپ کی شاعری صوفیانہ اصطلاحات اور مضامین تصوف سے بھری پڑی ہے۔ آپ نے تصوف کو دورِ حاضر میں فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ پیر نصیر الدین نصیر گیلانی کثیر الجہات شخصیت تھے۔ آپ بیک وقت ایک جید عالم، عارف، شاعر، معلم اور صوفی تھے۔ ایک صوفی شاعر کے حوالے سے آپ کا تعارف کسی کا محتاج نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے صوفیانہ کلام میں جتنے موضوعات کو برتا ہے، ان میں اپنے اسلوب کو بخوبی برتا ہے۔ آپ اپنے کلام میں محض روایات کی پاسداری نہیں کرتے بلکہ آپ رنگ تغزل اور فراوانی عقیدت کے حسین امتزاج کے خواہاں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کا ذوق و شوق، فرطِ محبت، صاف پن واضح نظر آتا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ نصیر الدین نصیر شاہ، پیر، سید، کلیاتِ نصیر گیلانی، گولڑہ شریف، مہریہ نصیریہ پبلشرز، سن ندارد، ص ۵۲

۲۔ نصیر الدین نصیر، پیر، سید، متاعِ زیست، گولڑہ شریف، مہریہ نصیریہ پبلشرز، ۲۰۱۳ء، ص ۴۴، ۴۳

۳۔ عمر حیات، حافظ، محاسنِ غزلیات نصیر، فیصل آباد، نوریہ رضویہ پبلی کیشنز، ۲۰۱۳ء، ص ۱۱۴

۴۔ یحییٰ نشیط، سید، اردو میں حمد و مناجات، اعظم گڑھ، دارالمصنفین، شبلی اکیڈمی، ۲۰۰۴ء، ص ۲۴

۵۔ نصیر الدین نصیر، سید، دستِ نظر، گولڑ شریف، مہریہ نصیریہ پبلشرز، ۲۰۱۲ء، ص ۱

۶۔ محمد اسحاق قریشی، پیر نصیر الدین نصیر: ایک نابغہ روزگار شخصیت، مشمولہ: مجلہ سہ ماہی طلوعِ مہر، س ن، ص ۱۳۷

۷۔ نصیر الدین نصیر، پیر، سید، دیں ہمہ اوست، گولڑہ شریف، مہریہ نصیریہ پبلشرز، ۲۰۰۷ء، ص ۹۷

۸۔ عمر حیات، حافظ، محاسنِ غزلیات نصیر، فیصل آباد، نوریہ رضویہ پبلی کیشنز، ۲۰۱۳ء، ص ۱۱۸

۹۔ محمد قاسم کیلانی، پیر نصیر الدین نصیر کی منقبت نگاری، فیصل آباد، مثال پبلشرز، ۲۰۲۰ء، ص ۱۰۶

۱۰۔ نصیر الدین نصیر، پیر، سید، فیض نسبت، گولڑہ شریف، مہریہ نصیریہ پبلشرز، ۲۰۱۲ء، ص ۵

۱۱۔ ایضاً، ص ۱۷

۱۲۔ نصیر الدین نصیر، سید، دستِ نظر، گولڑ شریف، مہریہ نصیریہ پبلشرز، ۲۰۱۲ء، ص ۲۰۹

۱۳۔ احمد ندیم قاسمی، (فلیپ)، مشمولہ: پیمانِ شب از سید نصیر الدین نصیر، گولڑ شریف، مہریہ نصیریہ پبلشرز، ۲۰۰۱ء، ص ۲۰۵

۱۴۔ نصیر الدین نصیر، پیر، سید، پیمان شب، گولڑہ شریف، مہریہ نصیریہ پبلشرز، ۲۰۰۱ء، ص ۲۴۶، ۲۴۵

Reference in Roman Script

1. Naseer Uddin Naseer, Peer,Kuliyat-e-Naseer Gillani, Golra Shareef, Mehria Naseeria Publications, S.N, P: 52
2. Naseer Uddin Naseer, Syed,Mata-e-Zeest, Golra Shareef, Mehria Naseeria Publications, March 2013, P: 43,44
3. Umar Hayat, Hafiz, Mahasen-e-Ghazliyat-e-Naseer, Faisalabad, Nooria Rizvia Publications, 2013, P: 114
4. Yahya Nasheet, Sayed,Urdu Main Hamd o Manajat, Azam Garh, Dar-Ul-Mussanefeen Shibli Academy, 2004, P: 24
5. Naseer Uddin Naseer, Syed,Dast-e-Nazar, Golra Shareef, Mehria Naseeria Publications, 2012, P: 1
6. Muhammad Ishaq Qureshi,Peer Naseer Uddin Naseer,Aik Nabgha-e-Rozgar Shakhsiyat", Mashmoola: Mujalla Sehmai Taloo-e-Mehr, S.N, P: 137

7. Naseer Uddin Naseer, Syed,Deen-e-Hama Os , Golra Shareef, Mehria Naseeria Publications, 2007, P: 97

8. Umar Hayat, Hafiz,Mahasen-e-Ghazliyat-e-Nasee, Faisalabad, Nooria Rizvia Publications, 2013, P: 118

9. Muhammad Qasim Kailani,Pir Naseer Uddin Naseer Ki Manqabat Nigari, Faisalabad, Misal Publications, 2020, P: 106

10. Naseer Uddin Naseer, Syed, "Faiz-e-Nisbat", Golra Shareef, Mehria Naseeria Publications, 2012, P: 5

11. Naseer Uddin Naseer, Syed, "Faiz-e-Nisbat", Golra Shareef, Mehria Naseeria Publications, 2012, P: 17

12. Naseer Uddin Naseer, Syed, "Dast-e-Nazar", Golra Shareef, Mehria Naseeria Publications, 2012, P: 209

13. Ahmad Nadeem Qasmi, "Flap, Mashmoola: Paiman-e-Shab Az Syed Naseer Uddin Naseer" Golra Shareef, Mehria Naseeria Publications, 2001

14. Naseer Uddin Naseer, Syed, "Paiman-e-Shab", Golra Shareef, Mehria Naseeria Publications, 2001, P: 245,246